Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

الصلح

فی پرچہ ۲

اتوار ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر۔ عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۶ تبوک ۱۳۳۲ ہش - ۶ ستمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۳۳

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲ تبوک۔ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خراب ہے اور گھٹنے میں درد ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۳ تبوک (بذریعہ ڈاک) حضور کو کھانسی ہے۔ نقرس کا درد بھی ہے۔ اور ایک مسّہ کٹوا کر اس کے ٹانکے دیئے گئے ہیں جو سفر کراچی میں چھل گیا تھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۳ تبوک۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی علالت کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ آپ کی طبیعت پچھلے ہفتے سے زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ تیز بخار ہونا شروع ہوگیا ہے۔ پاؤں متورم ہوگئے ہیں۔ اور کھانسی اور سینے کی درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں۔

امریکہ کی طرف سے کوریا کی مجوزہ سیاسی کانفرنس میں شرکت کی دعوت چین کو پہنچادی گئی

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے کوریا کی مجوزہ سیاسی کانفرنس میں شرکت کے لئے کمیونسٹ چین کو جو دعوت دی تھی آج باضابطہ طور پر وہ سویڈن کے نمائندے نے حکومت چین کے حوالے کردی ہے۔ اس دعوت میں امریکہ نے اکتوبر کے وسط میں جنیوا یا سان فرانسسکو میں کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی ہے اور چین کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کوئی اور مقام بھی تجویز کرسکتا ہے۔ ادھر پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ کے حالیہ بیان نے کوریا کے متعلق گفت و شنید میں نئی رکاوٹ پیدا کردی ہے۔

اقوام متحدہ کو ابھی تک ایڈمرل چسٹر ولیم نمٹز کا استعفیٰ موصول نہیں ہوا

نیو یارک ۵ ستمبر۔ اقوام متحدہ سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ابھی تک اقوام متحدہ کو چسٹر ولیم نمٹز کا استعفیٰ موصول نہیں ہوا ہے۔ اس سے پہلے یہ اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ انہوں نے ریاست جموں و کشمیر میں ناظم استصواب رائے کے فرائض سرانجام دینے سے انکار کردیا ہے۔ کل حکومت پاکستان نے اپنے سفیر متعینہ امریکہ اور امریکی محکمہ خارجہ کو مراسلات بھیجے تھے جس میں کہا گیا تھا کہ ایڈمرل نمٹز کو ناظم رائے شماری کے عہدے سے مستعفی ہونے سے اس وقت تک کے لئے روکا جائے جب تک کہ وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں نیویارک پہنچ کر ان سے بات چیت نہ کرلیں۔ کل جب ایک اخباری نامہ نگار نے ایڈمرل نمٹز سے ان کے مستعفی ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس خبر کی تردید یا تصدیق کرنے سے انکار کردیا۔ انہوں نے کہا اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر

عرب ممالک کو غیر جانبدار رہنے کا پورا حق حاصل ہے

قاہرہ ۵ ستمبر۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے ایک ترجمان نے مشرق وسطیٰ کے بارے میں مغربی طاقتوں کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور کے منتخب ہونے کے بعد سے عرب ممالک کے متعلق امریکہ کی پالیسی میں قطعاً کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔ حالانکہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کے دورے کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ اس دورے کے بعد عربوں کے قومی مسائل کے بارے میں امریکہ اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریگا اور اس کی موجودہ روش میں تبدیلی رونما ہوگی۔ ترجمان نے کل سیاسی کمیٹی کا نقطۂ نظر واضح کرتے ہوئے کہا ان حالات میں جنگ چھڑنے پر عرب اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ وہ ضرور ہی مغرب کا ساتھ دیں۔ اگر ان کا مفاد مشرق کے ساتھ وابستہ ہوا تو وہ یقیناً مشرق کا ساتھ دینے یا اس کے ساتھ اپنی ہمدردیاں وابستہ کرنے میں پوری طرح آزاد ہوں گے۔

اقوام متحدہ میں فرانس کو نسل کشی کا مجرم قرار دیا جائے

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی سے شمالی افریقہ کے قومی لیڈروں کا مطالبہ

قاہرہ ۵ ستمبر۔ شمالی افریقہ کے متعدد قومی لیڈروں نے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی پر زور دیا ہے کہ فرانس کو نسل کشی کا مجرم قرار دیا جائے۔ علاوہ ازیں انھوں نے تمام عرب ممالک سے فرانس کا بائیکاٹ کرنے کی بھی اپیل کی ہے۔ سیاسی کمیٹی جس کا اجلاس گزشتہ منگل سے یہاں ہو رہا ہے۔ ان دنوں مراکش اور تونس کے مسائل پر غور کررہی ہے۔ کانفرنس میں مصر شام لبنان۔ عراق یمن اردن اور سعودی عرب کے نمائندوں کے علاوہ تونس کے سابق وزیر انصاف صالح بن یوسف اور ساحل امور کے سابق وزیر محمد بدر نے بھی تقاریر کیں۔ صالح بن یوسف نے دوران تقریر میں کہا ہیں اور اسی طرح شمالی افریقہ کے تمام دوسرے لیڈر عرب لیگ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تونس اور مراکش میں فرانس نے جس بے دردی سے قتل عام کیا ہے۔ اس کے پیش نظر اقوام متحدہ کے روبرو اسے نسل کشی کا مجرم قرار دیا جائے۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ مواصلات تجارت اور ثقافتی اعتبار سے فرانس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ کل کے اجلاس کے بعد مزید اجلاس ہفتہ تک ملتوی کردیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل احمد الشکری پاشا نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کمیٹی اپنے آئندہ اجلاسوں میں مراکش اور تونس کے مسائل پر غور و خوض جاری رکھے گی

مصر کی سابق وفد حکومت کے وزیر خارجہ محمد صالح الدین نے بھی تمام عرب ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ فرانس کے ساتھ تعلقات منقطع کرلیں

تہران اور روس کے درمیان تجارتی معاہدے پر دستخط

تہران ۵ ستمبر۔ ایرانی اخبارات کی اطلاع کے مطابق گزشتہ جمعرات کو ایران اور روس کے درمیان ایک نئے تجارتی معاہدے پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اس معاہدے کی رو سے دونوں ملکوں کے درمیان وسیع پیمانے پر اشیاء کا تبادلہ عمل میں آئے گا۔ ایران کے خام مال کے عوض روس مختلف قسم کی بنی ہوئی اشیاء ایران کو فراہم کرے گا۔

اگست کے اواخر میں آنیوالے نئے مہاجر

کراچی ۵ ستمبر گزشتہ ماہ کے آخری دو ہفتوں میں ۳۱۲ مہاجرین کھوکھراپار کے راستے پاکستان آئے ہیں۔ اس طرح ماہ اگست میں آنے والے مسلم مہاجرین کی تعداد ۲۸۶۷ تک پہنچ گئی ہے۔

بہاولپور کے وزیر مال کو برطرف کردیا گیا

بغداد الجدید ۴ ستمبر۔ امیر بہاولپور کے حکم سے آج شام ریاست کے وزیر مال سردار محمد خاں لغاری کو ان کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا ہے۔

کہا گیا ہے۔ کہ آپ مخالف پارٹی سے مل کر کابینہ کے خلاف سازش کر رہے تھے۔

امریکہ پاکستان میں گندم کی تقسیم کا جائزہ لیگا

واشنگٹن ۵ ستمبر صدر آئزن ہاور نے امریکی کانگرس کی نو ممبروں پر مشتمل ایک جماعت مقرر کی ہے۔ جو اس امر کا جائزہ لے گی کہ امریکہ نے پاکستان کو گندم کا جو تحفہ دیا ہے اسے کس طرح تقسیم کیا جا رہا ہے۔

شکر کے معاملہ میں پاکستان کو خود کفیل بنانے کی اسکیم

کراچی ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دو سال کے اندر اندر پاکستان کو شکر کے لحاظ سے خود کفیل بنانے کے لئے حکومت جامع اسکیم پر عملدرآمد شروع کرنے والی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ۲ لاکھ ۶۵ ہزار ٹن شکر سالانہ تیار کی جائیگی۔ اس اسکیم کے تحت موجودہ ملوں کی پیداوار زیادہ سے زیادہ بڑھائی جائے گی۔ اور مشرقی و مغربی پاکستان میں دس ملوں کا اضافہ کیا جائیگا۔ پاکستان میں اس وقت ۷۰ ہزار ٹن شکر تیار ہوتی ہے۔ حکومت پنجاب میں تین۔ سرحد میں دو۔ مشرقی بنگال میں ایک۔ اور بہاولپور میں ایک نئی مل قائم کرنا چاہتی ہے۔ سندھ میں ایک اور مل قائم کرنے کے متعلق غور کیا جا رہا ہے۔ دو اور ملوں کے قیام کے متعلق جلد فیصلہ کیا جائے گا۔

عبدالقادر پرنٹر پبلشر نے انجمن پریس نارائن روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۶ر تبوک ۱۳۳۲ھش

اپنے آپکو مسلمانوں سے کس جماعت نے کاٹ رکھا ہے؟

"المصلح" اشاعت ۲ر ستمبر ۱۹۵۳ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک مضمون بزیر عنوان

"کیا ہم نے اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے کاٹ رکھا ہے؟"

شائع ہوا ہے اس مضمون میں حضرت ممدوح نے اس اعتراض کی حقیقت مختصراً واضح فرمائی ہے جس کو آج بعض مخالفین احمدیت نے بہت اچھالنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اسلامی جماعت کے پیشوا جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے "قادیانی مسئلہ" اسی اعتراض کی بنیاد پر لکھا ہے۔ اور جیسا کہ خود ان کے دعوے سے ثابت ہوتا ہے جماعت اسلامی نے لاکھوں کی تعداد میں اسے چھپوا کر ملک کے طول و عرض میں پھیلایا ہے۔ اور ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ مولانا مودودی صاحب کے الفاظ میں اعتراض کی مندرجہ ذیل صورت ہے

"واقعہ یہ ہے کہ قادیانیوں (احمدیوں) کا مسلمانوں سے الگ ایک امت ہونا اس پوزیشن کا ایک لازمی منطقی نتیجہ ہے۔ جو انہوں نے خود اختیار کی ہے۔ وہ اسباب ان کے اپنے ہی پیدا کردہ ہیں۔ جو انہیں مسلمانوں سے کاٹ کر ایک جداگانہ ملت بنا دیتے ہیں۔" (قادیانی مسئلہ ص۱)

سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنے اس مفروضہ کے ثبوت میں حوالے بھی پیش کئے ہیں۔

ذیل میں ہم آپ کی صرف ایک تصنیف "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش" سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔ ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ان حوالوں کو اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مضمون کو غور سے پڑھیں گے۔ تو ان کو ثابت ہو جائے گا کہ اپنی اپنی جماعت سے باہر مسلمانوں کے ساتھ تعلقات کے متعلق جماعت احمدیہ کا موقف اس موقف سے زیادہ رواداری اور ہمدردانہ ہے۔ جو سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اور ان کی جماعت کا ہے۔ اب حوالے ملاحظہ ہوں۔

(۱) "ہم کو جو کچھ بھی دلچسپی ہوگی اسلامی نظام فکر و عمل سے۔ اس کی تبلیغ و اشاعت سے اور اسکو حکمران بنانے کی سعی و جہد سے ہوگی۔ مسلمانوں سے ہمارا تعلق صرف اسی حد تک ہوگا۔ جس حد تک ان کا تعلق اسلام سے ہے۔ جو اپنی خواہش نفس اور ہر غیر اللہ کی بندگی چھوڑ کر صرف اللہ کی بندگی میں آ جائے وہ ہمارا بھائی اور رفیق ہے۔ خواہ وہ نسلی مسلمانوں میں سے آئے یا غیر مسلموں میں سے۔ ہم پیدائشی مسلمانوں کو بھی اسی مسلک کی طرف دعوت دیں گے۔ اور پیدائشی غیر مسلموں کو بھی۔ ہمارے نزدیک اسلام کا دامن نسلی مسلمانوں کے دامن سے بندھا ہوا نہ ہوگا۔ کہ یہ اٹھیں تو وہ بھی اٹھے۔ اور یہ نہ اٹھے تو وہ بھی نہ اٹھے۔ اسلام ان کے باپ دادا کی جائداد نہیں ہے۔ یہ اس کے لئے جینے اور اسی کے لئے مرنے پر تیار ہوں۔ تو ہم خوش اور ہمارا خدا خوش **ورنہ جس جہنم میں ان کا جی چاہے جا کر گر جائیں۔ ہم اللہ کا کلمہ دوسرے انسانوں کے پاس لے جائیں گے**

یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں ٹھیک یہی طرز عمل انبیاء اور رسل کا تھا۔ اور اسی کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا۔ **قرآن میں جنکو اہل کتاب کہا گیا ہے وہ آخر نسلی مسلمان ہی تو تھے۔** خدا اور ملائکہ اور نبی اور کتاب اور آخرت سب کو مانتے تھے۔ اور عبادات اور احکام کی رسمی پیروی کرتے تھے۔ البتہ اسلام کی اصلی روح یعنے بندگی و اطاعت کو اللہ کے لئے خالص کر دینا اور دین میں شرک نہ کرنا یہ چیز ان میں سے نکل گئی تھی۔ اب دیکھئے کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس "نسلی مسلمان قوم" کے احیاء پر اپنی کوششوں کو مرکوز فرمایا تھا؟ یعنی کیا آپ نے یہ عہد کر لیا تھا کہ جب تک یہ سارے کے سارے "نسلی مسلمان" اصلی مسلمان نہ بن جائیں گے آگے قدم نہ بڑھایا جائے گا؟ یہ بھی نہیں۔ کیا آپ نے ان نسلی مسلمانوں کے دنیوی مسائل کو حل کرنے تک اقامت دین کی کوششوں کو ملتوی کر رکھا تھا؟ یہ بھی نہیں۔ پھر آپ نے کیا کیا؟ سب جانتے ہیں کہ آپ نے تمام معاملات اور تمام مسائل سے قطع نظر کر کے "نسلی مسلمانوں" اور غیر مسلموں سب کو خالص اللہ کی بندگی کی طرف دعوت دی۔ جس نے اسے قبول کیا۔ اور غیر اللہ کی بندگی و اطاعت ترک کر دی اسے اپنے جتھے میں شامل کر لیا۔ **اور پھر ان لوگوں کو لے کر الٰہی نظام اطاعت یعنے دین حق کو قائم کرنے کے لئے** براہ راست جد و جہد شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اس کو قائم کر کے چھوڑا **ٹھیک یہی طریقہ ہے جس کی پیروی کو میں حق سمجھتا ہوں۔ اسی کی پیروی خود کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی کا مشورہ ان سب لوگوں کو دیتا ہوں جن کا نصب العین اسلامی ہے۔"** (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش ص ۱۲۳-۱۲۴)

(۲) "یہاں جس قوم کا نام مسلمان ہے وہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگوں سے بھری ہوئی ہے **کیرکٹر کے اعتبار سے جتنے ٹائپ کافر قوموں میں پائے جاتے ہیں، اتنے ہی اس قوم میں بھی موجود ہیں۔** عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دینے والے جس قدر کافر قومیں فراہم کرتی ہیں۔ غالباً اسی تناسب سے یہ بھی فراہم کرتی ہے رشوت چوری۔ زنا۔ جھوٹ اور دوسرے تمام ذمائم اخلاق میں یہ کفار سے کچھ کم نہیں ہے۔ پیٹ بھرنے اور دولت کمانے کے لئے جو تدبیریں کفار کرتے ہیں۔ وہی اس قوم کے لوگ بھی کرتے ہیں۔ ایک مسلمان وکیل جان بوجھ کر حق کے خلاف اپنے موکل کی پیروی کرتے وقت خدا کے خوف سے اتنا ہی خالی ہوتا ہے۔ جتنا ایک غیر مسلم وکیل ہوتا ہے۔ ایک مسلمان رئیس دولت پا کر یا ایک مسلمان عہدہ دار حکومت پا کر وہی سب کچھ کرتا ہے۔ جو غیر مسلم کرتا ہے۔ یہ اخلاقی حالت جس قوم کی ہو اس کی تمام کالی اور سفید بھیڑوں کو جمع کر کے ایک منظم گلہ بنا دینا اور سیاسی تربیت سے ان کو لومڑی سی ہوشیاری سکھانا یا فوجی تربیت سے ان میں بھیڑیئے کی درندگی پیدا کرنا جنگل کی فرمانروائی کے لئے تو مفید ہو سکتا ہے۔ مگر میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس سے اعلائے کلمۃ اللہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کون ان کی اخلاقی برتری تسلیم کرے گا؟ کس کی نگاہیں اس کے سامنے عزت سے جھکیں گی؟ کس کے دل میں انہیں دیکھ کر اسلام کے لئے جذبۂ احترام پیدا ہوگا؟ اور کہاں ان کے انفاس قدسیہ سے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا منظر دکھائی دے سکے گا؟ کس جگہ ان کی روحانی امامت کا سکہ جمے گا؟ اور زمین پر بسنے والے کہاں ان کا خیر مقدم اپنے نجات دہندوں کی حیثیت سے کریں گے؟ اعلائے کلمۃ الحق جس چیز کا نام ہے اس کے لئے تو صرف ان کارکنوں کی ضرورت ہے جو خدا سے ڈرنے والے اور خدا کے قانون پر فائدہ و نقصان کی پروا کئے بغیر جمنے والے ہوں۔ خواہ وہ اس نسلی مسلمان قوم میں سے ملیں یا کسی دوسری قوم سے بھرتی ہو کر آئیں۔ ایسے دس آدمی اس مقصد کے لئے زیادہ قیمتی ہیں۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ انبوہ جس کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں ۲۵ لاکھ یا پچاس لاکھ کی تعداد میں بھرتی ہو جائے۔ اسلام کو تانبے کے ان سکوں کا خزانہ مطلوب نہیں ہے۔ جن پر اشرفی کا ٹھپہ لگا دیا گیا ہو وہ سکہ کے نقوش دیکھنے سے پہلے یہ دریافت کرتا ہے کہ ان نقوش کے نیچے خالص سونے کا جوہر بھی ہے یا نہیں۔ ایسا ایک سکہ ان اشرفیوں کے ڈھیر سے اس کے نزدیک زیادہ قیمتی ہے۔" (ص ۱۳۴-۱۳۵)

(۳) "میں نے اور میرے ہم خیال لوگوں نے کامل تین سال اس امر کی کوشش کی کہ مسلمانوں میں جو بڑی بڑی جماعتیں اس وقت قائم ہیں۔ وہ سب یا کم از کم ان میں سے کوئی ایک اپنے نظام اور پروگرام میں ایسی تبدیلی کرے جس سے اسلام کی یہ ضرورت پوری ہو جائے اور ایک نئی جماعت بنانے کی حاجت باقی نہ رہے۔ مگر افسوس کہ ہمیں اپنی اس کوشش میں پوری ناکامی ہوئی۔ اس کے بعد ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ ان لوگوں کو جمع کریں جو موجودہ جماعتوں کے طرز عمل سے غیر مطمئن اور صحیح اسلامی اصول پر کام کرنے کے خواہشمند ہیں۔ چنانچہ شعبان ۱۳۶۰ھ (اگست ۱۹۴۱ء) میں ہم نے ان لوگوں کا اجتماع منعقد کیا۔ اور باہمی مشورہ سے "جماعت اسلامی" قائم کی۔ جس کا دستور یہاں نقل کیا جاتا ہے۔" (ص ۱۶۷)

(۴) "اس جماعت میں کوئی شخص اس مفروضہ پر شامل نہیں کر لیا جائے گا کہ جب وہ مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہے۔ اور اس کا نام مسلمانوں کا سا ہے۔ تو ضرور مسلمان ہوگا۔ اسی طرح کوئی شخص کلمہ طیبہ کے الفاظ کو بے سمجھے بوجھے محض زبان سے ادا کر کے بھی اس جماعت میں نہیں آ سکتا۔ اس دائرے میں آنے کے لئے شرط لازم یہ ہے۔ کہ آدمی کو کلمہ طیبہ کے معنے و مفہوم کا علم ہو وہ جانتا ہو کہ اس کلمہ میں نفی کس چیز کی ہے اور اثبات کس چیز کا۔ اور اس نفی و اثبات کی شہادت اس کے طرز خیال و طرز زندگی میں کس قسم کے تغیر کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے بعد جو شخص اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ کہنے کی جرأت کرے۔ صرف وہی

اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ نسلاً غیر مسلم ہو۔ اور ابتداءً یہ شہادت ادا کرے۔ یا پیدائشی مسلمان ہو۔ اور اب پورے فہم و شعور کے ساتھ اپنے سابق ایمان کی تجدید کرے۔" (صـ۱۷۳)

(۵) ادائے شہادت کے بعد جو تغیرات ہر رکن جماعت کو تدریج اپنی زندگی میں کرتے ہوں گے وہ یہ ہیں۔

(۸) فاسقین و فجار اور خدا سے غافل لوگوں سے ربط و تعلق توڑنا اور صالحین سے رابطہ قائم کرنا

(س) ان تمام اداروں سے تعلق منقطع کرنا جو جاہلیت کی خدمت کرتے ہوں۔ اور جن کا مقصد حاکمیت رب العلمین کے قیام و اثبات کے سوا کچھ اور ہو۔ ایسے اداروں کے ساتھ وقتی ضروریات کے لحاظ سے تعاون صلح و معاوعت کے معاملات کئے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ افراد کا کام نہیں بلکہ جماعت کا کام ہے۔ کوئی رکن جماعت انفرادی طور پر ایسے کسی ادارے کا جزو نہیں بن سکتا۔" (صـ۱۷۶)

لازمی نتائج

(۱) پہلے اور دوسرے حوالے سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک تمام غیر از جماعت مسلمان ویسے ہی کافر ہیں جیسے کہ دوسرے کافر ہیں۔ وہ صرف اسی طرح "نسلی مسلمان" ہیں جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اہل کتاب (عیسائی اور یہودی) مسلمان تھے۔ اس لئے موجودہ "نسلی مسلمانوں" کے ساتھ بھی وہی سلوک جماعت اسلامی کرے گی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں اور یہودیوں سے کیا۔ چنانچہ سید مودودی صاحب فرماتے ہیں

"ٹھیک یہی طریقہ ہے جس کی پیروی کو میں حق سمجھتا ہوں۔ اسی کی پیروی خود کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی کا مشورہ ان سب لوگوں کو دیتا ہوں جن کا نصب العین اسلامی ہے۔" (حوالہ ۲ کے آخری الفاظ)

(۲) حوالہ ۴ سے ثابت ہے کہ اسلامی جماعت میں کوئی اس قسم کا "نسلی مسلمان" شامل نہیں ہو سکتا۔

(۳) حوالہ ۵ سے ثابت ہے کہ جماعت اسلامی کا رکن تمام ایسے "مسلمانوں" سے ربط و تعلق توڑ دیتا ہے۔ اس میں ہر قسم کے ربط و تعلق آ جاتے ہیں۔ نکاح جنازہ وغیرہ

یہ قطع تعلق افراد تک ہی محدود نہیں بلکہ جماعتوں پر بھی مؤثر ہے۔

ان تمام حوالوں سے ثابت ہے کہ سید مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو "مسلمانوں" کے مصائب و مسائل جن سے جن سے وہ آج دوچار ہیں کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ عملاً انہوں نے قیام پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت کی جس کو ہر پاکستانی جانتا ہے۔

یہ حوالے ہم نے محض بطور نمونہ از خروارے پیش کئے ہیں۔ ورنہ آپ کی تصنیفات میں اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ اور عبارتیں بکثرت موجود ہیں۔ ہماری غرض حاشا وکلا جماعت کے خلاف منافرت پھیلانا نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو جن کو جماعت احمدیہ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے یہ لوگ فریب دینا چاہتے ہیں۔ ان کو بتلانا ہے۔ کہ جس گناہ کا وہ دوسروں پر الزام لگا کر انہیں مجرم ٹھہرانا چاہتے ہیں۔ اسی گناہ کے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر گناہ کے وہ خود مرتکب ہیں۔

سالانہ اجتماع — علمی مقابلے

امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تحریری و تقریری مقابلوں کے لئے حسب ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں۔

تقریری مقابلے

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت
(۲) مذہب کی افادی حیثیت
(۳) اسوہ حسنہ
(۴) تربیت اولاد
(۵) مسئلہ کشمیر
(۶) اسلام اور سود
(۷) عالم اسلام اور بین الاقوامی مسائل
(۸) صحبت صالح ترا صالح کند
(۹) اتحاد بین الفرق الاسلامیہ
(۱۰) شعائر اسلامی

تحریری مقابلے

(۱) اسلام اور اشتراکیت
(۲) اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
(۳) مقام حدیث
(۴) جمہوریت کا ارتقاء اسلام میں
(۵) نظام خلافت
(۶) قومی ترقی کے دواعی
(۷) اسلام کے معاشی اصول اور ان کی برتری
(۸) ابتلاؤں کے وقت انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کا طرز عمل
(۹) اسلامی تمدن
(۱۰) قبولیت دعا کے طریق

ان مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے ناموں سے ۱۰ اکتوبر ۵۳ء تک مرکز کو اطلاع دی جائے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کراچی کا شکریہ

(از مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اہل بیت اور خدام کے ہمراہ ۱۹ اگست سے ۳۰ اگست تک کراچی میں قیام فرما رہے۔ اس عرصہ قیام میں جماعت احمدیہ کراچی کے مخلصین نے [illegible] اخلاص، محبت اور فدائیانہ روح کا مظاہرہ کیا۔ اور جس طرح رات دن انہوں نے حضور اور حضور کے اہل بیت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھا، وہ ایک نہایت ہی خوشکن اور ایمان افروز نظارہ تھا۔ خدام اور انصار دونوں اپنے اپنے فرائض کی بجا آوری میں شب و روز مشغول رہے۔ اور انہوں نے حضور کی تشریف آوری سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی ہر ممکن کوشش کی۔ چنانچہ اس عرصہ میں کئی قسم کی تقاریب پیدا کی گئیں۔ جن میں حضور شریک ہوئے۔ اور سینکڑوں لوگ حضور کے کلمات طیبات سے مستفیض ہوئے۔

جماعت احمدیہ کراچی کی خوش قسمتی تھی۔ کہ اس دفعہ حضور ایدہ اللہ نے وہاں عید الاضحیہ منانے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ ۲۱ اگست کو سب سے پہلے عید الاضحیہ کے خطبے کے ذریعہ ہی حضور نے جماعت سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ میں حضور نے مہاجرین کی آنکھوں دیکھی حالت زار کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ اسے ان کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد ایک خاص تقریب میں حضور نے خدام الاحمدیہ کراچی سے احمدیہ ہال میں خطاب فرمایا۔ اسی طرح حضور نے مستورات میں بھی ایک تقریر فرمائی۔ اور پھر ۲۸ اگست کو حضور نے مارٹن روڈ کی مسجد احمدیہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ ان تقاریب کے علاوہ دو دفعہ حضور کو بیچ لگژری ہوٹل میں عصرانہ دیا گیا، جس میں حاضرین کی درخواست پر حضور نے ایک دفعہ "اسلام اور کمیونزم" پر اور دوسری دفعہ "حقیقی اسلام" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ خان ضیاء الحق خان صاحب ڈرگ روڈ اور سردار ممتاز احمد خاں صاحب مالیر [illegible] ۲۸ اگست کو عصرانہ پیش کیا گیا۔ جہاں حضور نے قریباً نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔

غرض اس قلیل عرصۂ قیام میں حضور کی تشریف آوری سے جس قدر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا۔ اس قدر فائدہ اٹھانے کی جماعت احمدیہ کراچی نے پوری کوشش کی۔ اور مردوں، عورتوں اور بچوں سب نے اپنے اپنے اخلاص کا قابل رشک مظاہرہ کیا۔ ضیافت سے تعلق رکھنے والے انتظامات بھی قابل اطمینان تھے۔ اسی طرح حضور اور حضور کے اہل بیت کے لئے دوستوں نے اپنی کاریں وقف رکھیں، جو رات دن ہر ضرورت کے وقت کام آتی رہیں۔

ادارہ پرائیویٹ سکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کے تمام افراد کا عموماً اور مکرم جناب چودھری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر اور مکرم شمیم احمد صاحب جنرل سیکرٹری اور چودھری احمد جان صاحب کا خصوصاً شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے ہر قسم کے انتظامات میں حصہ لیا۔ اور حضور اور حضور کے اہل بیت اور ہمسفر خدام کی سہولت و آرام کا موجب بنے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والعقبیٰ۔

جامعہ نصرت فار ومن ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۸ ستمبر کو کھل رہا ہے۔ فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر میں داخلہ یکم ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک رہے گا۔ فرسٹ ایر کا انٹرویو ۱۲ ستمبر اور تھرڈ ایر کا انٹرویو ۱۳ ستمبر کو ہوگا۔ کالج میں پردے کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔ دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ ہوسٹل میں تمام سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ اور اخراجات دیگر کالجوں کے مقابلہ میں نسبتاً بہت کم ہیں۔ پراسپیکٹس اور دیگر تفصیلات دفتر سے مل سکتی ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

الفرقان کا قرآن نمبر

قرآن مجید کے مضامین اور اس کے بیانات نیز قرآنی حقائق و معارف کے متعلق رسالہ الفرقان کا قرآن نمبر قابل ملاحظہ ہوگا۔ انشاء اللہ یہ نمبر مورخہ ۲۰ ستمبر کو شائع ہو رہا ہے۔ یہ اگست اور ستمبر کا پرچہ ہوگا۔ مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے۔ کہ جلد سے جلد اس نمبر کے لئے مضمون تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

خریدار اصحاب مطلع رہیں۔ بابت ماہ اگست کا رسالہ علیحدہ شائع نہیں ہو رہا۔

(ایڈیٹر رسالہ الفرقان ربوہ)

اخلاق فاضلہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی ارشاد فرمودہ زرّیں ہدایات

۲

قانون قدرت کی روک

عادت کے علاوہ ایک اور چیز بھی اخلاقِ فاضلہ کے حصول میں روک ہے اور وہ قانونِ قدرت ہے۔ شاید آپ لوگ تعجب کریں گے کہ قانون قدرت تو اخلاق فاضلہ کے حصول میں ممد ہونا چاہیئے وہ روک کیسے ہو سکتا ہے۔ مگر اصل بات یہی ہے کہ قانون قدرت بھی اخلاقِ فاضلہ کے حصول میں روک ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ انسان کو جس چیز کی ضرورت پیش آتی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سامانوں کو موقعہ و محل کے مطابق استعمال کرنے کا نام اخلاق فاضلہ ہے۔ لیکن اگر ان طبعی تقاضوں کو جو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے پیدا کئے ہیں۔ کوئی صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔ تو ایسا انسان با اخلاق نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ وہ شخص با اخلاق کہلا سکتا ہے جو اپنے طبعی تقاضوں کو بالکل مار ڈالتا ہے۔ بلکہ ان طبعی تقاضوں کو برمحل استعمال کرنے کا نام اخلاق فاضلہ ہے۔

غصہ کا استعمال اور اس کے فوائد

مثلاً غصہ ایک طبعی تقاضہ ہے۔ جو اس غرض کے لئے رکھا گیا ہے۔ کہ انسان اس کے ذریعہ کسی مقابلہ کرنے والے کو روکے اور اس کے ذریعے مظالم کو بڑھنے نہ دیا جائے گویا دوسرے کو اس کے ظلم کرنے اور نیکی کو مٹانے کی کوشش سے روکا جائے۔ اسی طرح انتقام ہے جو غصہ کا عملی پہلو ہے۔ بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں۔ جو دوسروں کے تیور دیکھ کر اور ان کے چہرے سے غصہ کے آثار معلوم کر کے متاثر ہو جاتے ہیں اور ظلم اور بدی ترک کر دیتے ہیں۔ لیکن بعض انسان ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو چہرہ کے اثرات تو الگ رہے زبان سے کہہ دینے سے بھی متاثر نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ سزا اور انتقام چاہتے ہیں۔ غصہ کا پہلا درجہ تو یہ ہے۔ کہ قلب میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے انسان کی اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کو پتہ لگتا ہے کہ یہ فعل اچھا ہے یا برا یہ فعل کرنا چاہیئے یا نہ کرنا چاہیئے۔ گویا کسی چیز سے نفرت پیدا ہونے سے۔ دوسرے کی اصلاح نہیں ہوتی بلکہ اپنی اصلاح ہوتی ہے۔ دوسرا درجہ غصہ کا یہ ہے۔ کہ آنکھوں اور چہرے سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ سزا دی جائے۔ غرض کبھی تو دل میں غصہ پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان سمجھتا ہے۔ اس بات سے مجھے دکھ ہوا ہے۔ دوسروں کو بھی اس سے دکھ ہوگا اس سے بچنا چاہیئے۔ اس طرح اس کے اپنے نفس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور کبھی چہرے سے غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو دانت بھی پیستا ہے۔ کبھی آنکھیں نکالتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ اور جوش کے مارے اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے مرگی کا دورہ۔

پھر دوسرا قدم غصہ کا یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اس غصے کا اظہار زبان سے کرتا ہے۔ کیونکہ بعض لوگ اتنی قابلیت اور سمجھ نہیں رکھتے۔ کہ وہ چہرے سے غصے کے آثار معلوم کر کے اپنی حرکت سے باز آ جائیں۔ یا بعض طبیعتوں کے انسان چہرہ پر غصہ کے آثار معلوم کر کے بھی متاثر نہیں ہوتے۔ لیکن دوسرے کا زبان سے غصے کا اظہار ان پر اثر کرتا ہے۔ اور وہ بدی سے رک جاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر تیسرا قدم غصہ کا وہ ہے۔ جب انسان سزا دیتا ہے اس سے ان لوگوں کی اصلاح ہوتی ہے جن پر زبان کے ذریعے غصہ کا اظہار کچھ اثر نہیں کرتا اور وہ اپنی حرکات سے باز نہیں آتے۔

غصہ کا حد سے متجاوز ہونا

لیکن یہی صورتیں غصہ کی جن سے انسان کی اپنی اور دوسروں کی اصلاح ہوتی ہے۔ جب اپنی حد سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ تو بداخلاقی کہلاتی ہیں۔ مثلاً جب انسان غصہ سے ایسا بھر جائے کہ اس کی دیوانوں کی سی حالت ہو جائے۔ ایک کتے کے پاس تو لوگ جانا پسند کریں۔ لیکن اس وقت اس کے پاس جانا گوارا نہ کریں۔ یا زبان سے غصے کا اظہار کرتے ہوئے اتنا حد سے بڑھ جائے کہ گالی پہ گالی دیتا چلا جائے۔ تو یہ اس کی بداخلاقی بن جائے گی۔ اور قانونِ قدرت نے انسان کے اندر غصہ کا مادہ اس لئے رکھا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ وہ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرے۔ اس کی حد سے تجاوز کر کے اسے بداخلاقی بنا لیتا ہے۔

موقع اور محل کا خیال

اس سے بڑھ کر غصے کا جو مرتبہ ہے وہ انتقام اور بدلہ ہے۔ جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا قاتل کو قتل کرنا۔ لیکن بدلہ لینے کے لئے بھی موقع اور محل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی اس وقت تک جائز اور درست ہو سکتا ہے۔ کہ موقعہ اور محل کے مطابق ہو۔ لیکن اگر اس میں انسان موقعہ کا خیال نہ کرے۔ اور حد سے نکل جائے تو یہ بھی بداخلاقی ہو جائے گی۔ مثلاً اگر کسی کی انگلی کسی کے پاؤں کے نیچے دب جائے۔ تو اسے طبعاً غصہ آ جائے گا۔ انتقام اور بدلہ کی خواہش بھی پیدا ہوگی۔ مگر اس وقت دیکھنا یہ ہوگا کہ بدلہ لینے کا موقعہ اور محل بھی ہے یا نہیں۔ گو برابر کی سزا جائز اور اخلاق کے اندر داخل ہے۔ لیکن اگر کسی کا پاؤں غلطی سے اس کی انگلی پر پڑ گیا ہو۔ تو پھر اس سے بدلہ لینا بداخلاقی ہوگا۔ کیونکہ بدلہ بدنیتی پر موقوف ہے۔ ہاں اس کی غفلت کہلائے گی اور اس وجہ سے وہ نصیحت کا تو مستحق ہے لیکن سزا کا مستحق نہیں۔ اسی طرح اگر ایک چھوٹے بچے نے تھپڑ مار دیا ہو تو یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ اگر اس سے برابر کا بدلہ لیا جائے تو کیا اس کی برداشت کی طاقت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ اگر بچہ سے برابر کا بدلہ لیا جائے۔ اور تھپڑ کے بدلے اس کو تھپڑ مارا جائے۔ تو وہ ایک تھپڑ سے بے ہوش ہو کر گر پڑے گا

انتقام لینے کا محل

تو بدلہ میں یہ بھی دیکھنا پڑے گا۔ کہ برداشت کی طاقت بھی ہے یا نہیں۔ پھر یہ کہ بدلہ حد سے زیادہ تو نہیں۔ اور پھر یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ۔ قانون کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر قانون کے خلاف کوئی بدلہ لیتا ہے تو وہ خود مجرم بنتا ہے۔ یعنی اگر قانون ملک اسے اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ خود بدلہ لے اور پھر وہ لیتا ہے۔ تو خود مجرم بنتا ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اگر میں اپنی عورت کے پاس کسی غیر مرد کو بیٹھے دیکھوں۔ اور اسے قتل کر دوں تو مجھ پر کوئی الزام تو نہ آئے گا۔ آپ نے فرمایا تم اگر قتل کرو گے۔ تو قاتل ٹھہرائے جاؤ گے۔ بعض نے اس کی سزا قتل اور بعض نے کوڑے رکھے ہیں۔ مگر شریعت اور قانون اس کو یہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ خود سزا دے۔ بلکہ شریعت یہی کہے گی کہ تم اس معاملہ کو حکومت کے سامنے پیش کرو۔ تو بدلہ لینے کی بھی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ اور گو بدلہ لینا طبعی تقاضے کے ماتحت ہے۔ لیکن طبعی تقاضوں کو بھی موقعہ اور محل کے مطابق پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

طبعی چیزوں کا استعمال

مثلاً خدا تعالیٰ نے سورج پیدا کیا ہے اب ایک شخص اس خیال سے۔ کہ خدا نے سورج اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ہر وقت دھوپ میں بیٹھا رہتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ سن سٹروک میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور دو چار دن میں اسے شدید بخار ہونے لگ جائے گا۔ یا وہ سردی کے دنوں میں باہر برف میں پڑا رہتا ہے اس خیال سے کہ برف خدا نے اسی لئے پیدا کی ہے۔ کہ اس کو اس طرح استعمال کیا جائے۔ تو وہ نمونیہ یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہو کر مر جائے گا۔ دیکھو بارش برستی ہے تا لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر کسی زمیندار کو نہیں دیکھو گے۔ کہ وہ بارش کا سارے کا سارا پانی اپنے کھیت میں ڈال لے۔ بلکہ جب دیکھے گا کہ پانی زیادہ ہو گیا ہے۔ تو فوراً بند کاٹ کر نکال دے گا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سارے کا سارا بارش کا پانی اس کے کھیت کے لئے نہیں بلکہ اس سے ڈھابیں وغیرہ بھی بھرتی ہیں۔ جن سے اور بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تو ایک ہوشیار کسان مستعد کھڑا موقعہ کو دیکھتا رہتا ہے۔ اگر پانی زیادہ آ گیا ہو تو نکال دیتا ہے۔ اور ضرورت سے کم ہو تو باہر سے اور پانی ڈال لیتا ہے۔ غرض ہر ایک کام کرنے کے لئے موقعہ اور محل کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی بات طبعی تقاضوں کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ جب ان کو موقعہ اور محل کے مطابق پورا کیا جاتا ہے۔ تو وہ اخلاق فاضلہ کہلاتے ہیں۔ ورنہ برائیاں بن جاتے ہیں۔ یہ طبعی امر ہے کہ جس وقت انسان کو کسی سے تکلیف پہنچتی ہے۔ تو اسے فوراً غصہ اور جوش آ جاتا ہے۔ لیکن اسے یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کے لئے کتنا غصہ استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ سارے کا سارا غصہ اسی وقت استعمال کر لیا جائے۔ مثلاً اگر کسی بچہ کا پاؤں اس کے ہاتھ پر پڑ جائے اور وہ اس وقت بے تحاشہ اس کو مکا مار دے۔ تو اس کی یہ حرکت ایسی ہی ہوگی۔ جیسے کوئی زمیندار بارش کے سارے پانی کو اپنے کھیت میں ڈال لے۔ جس طرح اس کا اپنے کھیت میں سارا پانی ڈالنا بے موقع ہوگا۔ اسی طرح اس کا اس وقت بچے کو مارنا بھی بے موقعہ اور بے محل ہوگا۔ یہ تو ایک طبعی امر ہے اور قانون قدرت میں یہ بات رکھی گئی ہے۔ کہ جہاں اس کو کسی سے کوئی دکھ یا تکلیف ہوگی۔ وہاں فوراً غصہ پیدا ہو جائے گا۔ مگر اس وقت غصے کو روکنا اور حد کے اندر رکھنا اس کا کام ہے۔

مالی اور جسمانی ضروریات پوری کرنے کی خواہش

اسی طرح مالی یا جسمانی ضرورتیں ہیں۔ جس وقت انسان کو کوئی مالی یا جسمانی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو اس کے اندر طبعاً ایک ایسا مادہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جس سے وہ یہ چاہتا ہے کہ میں کہیں سے مال حاصل کر کے اپنی ضرورتوں کو پورا کر دوں۔ اب اگر اس مادہ کو وہ ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ دوسرے کی امانت میں خیانت کر کے اپنی ضرورت کو پورا کرے۔ تو یہ ناجائز ہوگا۔ اس خواہش کے پیدا کرنے کی تو یہ غرض تھی کہ وہ ہوشیار اور چوکس ہو جائے۔ اگر یہ خواہش اس

مجلس خدام الاحمدیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اخاء ۱۳۳۲ ھش

خدام الاحمدیہ! آپ کا یہ سالانہ اجتماع آپ کے لئے نہایت ہی مبارک ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آپ میں رونق افروز ہوں گے۔ اور اس طرح خدام کو زیادہ سے زیادہ عرصہ اپنے پیارے آقا کے قریب رہ کر حضور کی بیش قیمت ہدایات سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل سکے گا۔

نوجوانان احمدیت کے اس نہایت اہم اجتماع میں

۱۔ خادمانہ زندگی بسر کرنے کی عملی تربیت دیجاتی ہے۔ ۲۔ علمی۔ اخلاقی اور ورزشی مقابلے ہوتے ہیں۔ ۳۔ تحریک خدام الاحمدیہ کے متعلق مفید مشورے حاصل کرنے کیلئے ایک مجلس شوریٰ منعقد کی جاتی ہے

۴۔ تمام خدام ان تین دنوں میں خود ساختہ خیموں میں رہیں گے اور ان کا تمام پروگرام ایک نظام کے ماتحت ہوگا۔ ۵۔ خدام کے علاوہ اطفال کے لئے بھی علیحدہ پروگرام ہوگا۔

تمام خدام کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ اس نہایت ضروری اجتماع کو بہمہ وجوہ کامیاب کرنے کے لئے پوری طرح کوشاں ہوں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے پورے سامان کے ساتھ ایک منظم طریق پر شریک ہوں۔

کیونکہ "وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے۔ جو اپنے آقا کے قریب رہے" الداعی:۔

مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

زکوٰۃ امام وقت کے پاس ادا کرنی ضروری ہے۔ اس کا اپنے طور پر خرچ کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ اگر کچھ حصہ اپنے رشتہ داروں کو ضروری دینا چاہیں۔ تو بذریعہ نظارت بیت المال ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اجازت لے کر دے سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ربوہ میں ورود

کوائف سفر اور جماعت ہائے احمدیہ کا شکریہ

(از مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳۰ اگست کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے عازم ربوہ ہوئے۔ جماعت احمدیہ کراچی کے سینکڑوں احباب اپنے محبوب اور مقدس امام کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر تشریف لائے۔ اور حضور پرنور نے انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور لمبی دعا فرمائی۔ ۵ بج کر بیس منٹ پر گاڑی نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان روانہ ہوئی۔ راستہ میں حیدرآباد سندھ۔ رحیم یار خان۔ خانپور۔ لیاقت آباد۔ ڈیرہ نواب۔ بہاولپور لودھراں۔ شجاع آباد۔ ملتان۔ خانیوال عبدالحکیم شورکوٹ روڈ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گوجرہ۔ لائل پور چک جھمرہ اور چنیوٹ کے سٹیشنوں پر بھی جماعتوں کے دوست حضور کے استقبال کے لئے تشریف لائے

بعض مقامات پر احمدی خواتین بھی اپنے مقدس امام کی زیارت کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ اس سفر میں حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کا ناشتہ ۳۱ اگست کو خانپور کے اسٹیشن پر مکرم جناب چودھری نصیر احمد خاں صاحب نے پیش کیا۔ دوپہر کا کھانا جماعت احمدیہ ملتان نے دیا۔ اور عصرانہ جماعت احمدیہ لائل پور نے پیش کیا۔ گوجرہ کی جماعت نے بھی اپنے اخلاص کے ثبوت میں حضور کی خدمت میں دودھ و سوڈا واٹر پیش کیا۔

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چودھری نصیر احمد خاں صاحب اور اسی طرح ملتان گوجرہ اور لائل پور کی جماعتوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے حضور۔ حضور کے اہل بیت اور خدام کی خدمت میں نمایاں حصہ لیا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور انہیں بیش بیش خدمت دین و ملت کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۱ اگست کو چھ بجے شام حضور ربوہ اسٹیشن پر پہنچے۔ مرکزی جماعت کے قریباً تمام افراد سٹیشن پر صف بستہ کھڑے تھے۔ حضور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان گاڑی سے اترے اور پھر حضور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ فرمایا۔ اور پھر قصر خلافت میں تشریف لے گئے۔

چودھری محمد شریف صاحب چک ۹۸ شمالی چودھری نذیر احمد صاحب چک ۸۷ جنوبی ضلع سرگودھا۔ چودھری عبدالرزاق صاحب۔ چودھری مظفر احمد صاحب۔ چودھری منظور احمد صاحب اور چودھری رشید احمد صاحب چک ۱۲۱ گوکووال ضلع لائل پور نے دوران سفر بطور والنٹیرز اپنے آپ کو پیش کیا۔ یہ سب نوجوان اخلاص اور تندہی سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ دفتر ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اخلاق فاضلہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں

(بقیہ صفحہ ۴)

کے اندر نہ رکھی جاتی۔ جو حرص کی حد سے نیچے ہو۔ تو یہ دنیا میں کچھ بھی نہ کر سکتا۔ تو طبعی تقاضوں کو ان کے دائرہ اور حدود کے اندر رکھنا اخلاق فاضلہ کہلاتا اور حد سے تجاوز کرنے کی صورت میں نقصان ہوتا ہے

کوئی حرکت ضائع نہیں جاتی

قانون قدرت میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ کوئی حرکت ضائع نہیں جاتی مثلاً ایک پتھر دیوار سے مارو۔ تو اس کی حرکت ضائع نہیں جائے گی۔ بلکہ اس سے پتھر میں گرمی پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح پانی کی آبشار گرنے سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے ہزاروں بڑے بڑے مفید اور طاقت کے کام لئے جاتے ہیں۔

طبعی تقاضا کو قابو میں کرنے کے فوائد

تو ہر ایک طاقت جو پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس کو روک لیا جائے۔ اور محفوظ کر لیا جائے۔ تو اس سے بہت بڑے بڑے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

پس اخلاق فاضلہ اس کا نام ہے کہ انسان طبعی تقاضوں کو شریعت کے مطابق استعمال کرے۔ پس جو طاقتیں کہ خدا نے انسان کے اندر رکھی ہیں۔ اگر انسان ان کو روکتا اور محفوظ رکھتا ہے۔ تو اتنا بڑا خزانہ اس کے پاس جمع ہو جائے۔ کہ کروڑپتیوں سے بھی زیادہ مالدار ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم ایسے رنگ میں اپنے اخلاق اپنی عادات میں تبدیلی پیدا کریں کہ دوست اور دشمن بھی یہ مان جائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے ہم نے ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کی ہے۔ کہ اس کے لئے ہر ایک قسم کا دکھ اور تکلیف اٹھانا بالکل ہیچ ہے۔

(منقول از الفضل ۷ جولائی ۱۹۲۵ء)

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے ۳ اگست ۵۳ء کو ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ جو خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی پڑپوتی اور ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب بورنیو کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ دین کا نام چمکانے والی ہو۔ خاکسار نصیر الدین احمد واقف زندگی ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے اور اس فلسفے کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں جو نوجوانوں کے قلوب میں پیدا کر کے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ وہ کالج جس میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کالج میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں۔ جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں۔ مگر ایسے مواقع سوائے ہمارے کالج کے کسی کالج میں میسر نہیں آ سکتے بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں ہے۔ جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو۔"

نوٹ:۔ فرسٹ ایئر۔ ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ نان میڈیکل و میڈیکل۔ نیز تھرڈ ایئر بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہو کر ۲۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ تھرڈ ایئر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام ہے۔ ایسے مضامین بھی لئے جا سکتے ہیں۔ جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے۔ تفصیل کے لئے پراسپکٹس منگوائیں۔ (پرنسپل)

عین وقت پر آواز دی جا رہی ہے

فرمایا "یاد رکھو! یہ دن کام کے ہیں۔ یہ دن قربانی کے دن ہیں۔ سارے ہی دن کام کے دن ہوتے ہیں۔ اور سارے ہی دن قربانی کے ہوتے ہیں۔ مگر کوئی دن زیادہ اہم ہوتے ہیں۔ اور کوئی دن کم اہم ہوتے ہیں۔ اس طرح سارے ہی دن دین کے لئے اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ مگر کوئی دن ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر انسان ذرا بھی غفلت کرے۔ تو خدا اس کی پروا نہیں کرتا بلکہ اسے مٹا دیتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور ہر احمدی کو قربانی کرنے کی توفیق بخشے) کچھ دنوں میں خدا چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔ مگر کچھ دن ایسے ہوتے ہیں کہ وہ چشم پوشی سے کام نہیں لیتا۔"

"یہ وہ دن ہے جب اسلام کو مسلمانوں کی ضرورت ہے۔ ....

.... آج وہی اسلام کے ثبوت کا موجب ہو سکتا ہے۔ آج وہی خدا تعالیٰ کے حضور عزت حاصل کر سکتا ہے۔ جو قربانی کا بکرا بننے کے لئے تیار ہو۔ اور سمجھتا ہو نہیں۔ وقت قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔ صرف آواز آنے کی ضرورت ہے بلکہ اسے یہ رنج ہو۔ یہ الم ہو۔ یہ دکھ ہو۔ یہ درد ہو۔ کہ کیوں مجھے قربانی کے لئے نہیں بلایا گیا۔"

آپ نے جو اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا ہے۔ اور .... وعدہ کیا ہے۔ کہ میں اتنی رقم تحریک جدید میں دوں گا۔ اپنے حساب کا جائزہ لیں۔ کہ سال میں سے نو ماہ جا رہا ہے۔ کس قدر ادا کیا ہے۔ اور کس قدر قابل ادا ہے۔ اگر اب تک کچھ بھی ..... نہیں دیا۔ تو آپ کو سخت فکر اور توجہ ہونی چاہئے۔ کہ وقت خاتمہ کے قریب آ گیا۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے نعم البدل

برادرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کا خورد سالہ بچہ عزیزم محمد عثمان مسلسل چار ماہ شدید بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ .... آمین۔ ثم آمین

(حافظ مسعود احمد ..... سیمینٹ فیکٹری ..... روڈ کراچی)

درخواست ہائے دعا!

مجھے بہت سے اہم معاملات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں کامیابی بخشے۔

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن آف موگا حیدرآباد سندھ)

(۲) عزیزم محمد حمید احمد صاحب کے پاؤں کا اپریشن ہوا ہے۔ نسبتاً آرام ہے۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق ——— کراچی)

مشرقی بنگال اسمبلی کے ممبر آج پاکستان کے مجوزہ عارضی آئین پر

اہم فیصلے کریں گے

ڈھاکہ ۱۴ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خوراک وصنعت خان عبد القیوم خاں آج کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ آپ کل مسٹر نور الامین کی دعوت پر مشرقی بنگال اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے جلسہ میں شرکت کریں گے۔ پارٹی کے اس جلسہ میں پاکستان کے عارضی آئین کی تجویز پر غور کیا جائیگا۔ وزیر محنت ڈاکٹر اے ایم مالک جلسہ میں شرکت کرنے کی غرض سے کل ڈھاکہ پہنچیں گے۔ مسٹر نور الامین نے ان سب لوگوں کو اس اجلاس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ جو مشرقی بنگال سے دستور ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔ خان عبد القیوم خاں نے آج شام مسٹر نور الامین سے ان کی قیامگاہ پر بھی ملاقات کی۔ تیج گاؤں کے ہوائی اڈہ پر خان عبد القیوم خاں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ وہ عارضی آئین کے بارے میں مشرقی بنگال اسمبلی کے ممبروں کی رائے معلوم کریں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجوزہ آئین ملک کی اکثریت رائے کے مطابق ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ آئین سازی کے متعلق دو تجویزیں ہیں اول تو یہ کہ جن باتوں پر اتفاق رائے ہے۔ اس کو پہلے یکجا کر لیا جائے۔ اور اس کے بعد باقی امور کے متعلق معاہدہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ پاکستان کا آئین ایک ساتھ مکمل بنایا جائے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ پہلی تجویز مناسب ہے لیکن اس کا فیصلہ بہر حال دستور یہ کرے گی۔ انہوں نے توقع ظاہر کی۔ کہ عارضی آئین کا مجوزہ مسودہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ کشمیر کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے خان عبد القیوم خاں نے کہا۔ کہ سب سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم پاکستان میں متحد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم اپنے اس فیصلہ پر قائم ہیں۔ کہ کشمیر کے لوگوں کو حق خود اختیاری دلا کر رہیں گے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ انہیں آزادانہ ماحول میں اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے۔

مقبوضہ کشمیر کے محکمہ ڈاک تار پر بھارت کا قبضہ

نئی دہلی ۱۴ ستمبر۔ بھارت کے وزیر مواصلات جگ جیون رام نے بتایا ہے۔ کہ حکومت ہند بھارتی مقبوضہ کشمیر کے محکمہ ڈاک تار پر ۱۵ ستمبر سے قبضہ کر لے گی۔ بنارس ہندو یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے جگ جیون رام نے کہا۔ کہ حکومت ہند اس محکمہ کو جدید ترین آلات سے مزین کرے گی۔

کاغان میں گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کا اجتماع

ایبٹ آباد ۱۴ ستمبر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کل گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین۔ وزیر اعلیٰ سرحد سردار عبد الرشید اور وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون کے ساتھ وادی کاغان جا رہے ہیں۔ جہاں گورنر پنجاب میاں امین الدین پہلے سے موجود ہیں۔

منٹگمری میں ۸ انچ بارش۔ کئی مکان گر گئے

منٹگمری ۱۴ ستمبر۔ منٹگمری میں گذشتہ پانچ روز کی مسلسل بارش کے باعث شہر میں لاتعداد مکانات گر گئے ہیں۔ گذشتہ ایک ہفتے میں یہاں ۸ انچ تک بارش ہو چکی ہے۔ ابھی تک کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ مگر فصلوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔

مالدیپ میں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا

کولمبو ۱۴ ستمبر۔ یہاں پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ جزائر مالدیپ میں صدر جمہوریہ سید امین دیدی کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ نائب صدر ابراہیم محمود دیدی اور سابق سفیر متعینہ لنکا ابراہیم علی دیدی نے حکومت پر قبضہ کر کے امین دیدی کو گرفتار کر لیا ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ بغاوت اناج کی مہنگائی کی وجہ سے ہوئی۔ کولمبو میں مالدیپ کے موجودہ سفیر احمد علی نے اپنے ملک میں اس انقلاب کے خلاف بطور احتجاج اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ جزائر مالدیپ کی آبادی ۹۳ ہزار ہے اور یہ بحر ہند میں لنکا کے قریب واقع ہیں۔

جموں ۱۴ ستمبر۔ سانبہ سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں پرجا پریشد اور نیشنل کانفرنس کے حامیوں میں فساد ہو گیا جس کے نتیجے کے طور پر دو پرجا پریشدی شدید زخمی ہو گئے۔ یہ لوگ نیشنل کانفرنس کے ایک جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔

لاہور میں ہر ماہ ۵۴ افراد تپدق کا شکار

ایک سال میں ہیضہ کا کوئی مریض زندہ نہیں بچا

لاہور ۱۴ ستمبر۔ گذشتہ آٹھ ماہ کے سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ لاہور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں ہر ماہ ۵۴ افراد تپدق کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یکم جنوری سے ۱۵ اگست تک لاہور میں تپ دق کے ۱۳۶۵ کیس ہوئے۔ جن میں سے ۴۳۱ افراد ہلاک ہو گئے۔ لاہور شہر میں ہیضہ کی وجہ سے ۔۔۔ اموات کی اطلاع ملی ہے۔ اس سال ہیضہ کے ۱۲۶ کیس ہوئے۔ جن میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکا۔

بھارت سے ہر روز ایک سو مسلمان پاکستان آ رہے ہیں

کراچی ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۸ اکتوبر ۵۲ء سے ۳۱ اگست ۵۳ء تک بغیر پاسپورٹ جو مہاجرین کھوکھراپار کے راستے پاکستان آئے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۸۲۵۳ ہے۔ اور صرف گذشتہ مہینے میں کھوکھراپار کے راستے پاکستان آنے والے مہاجرین کی تعداد ۲۸۷۲ ہے۔ مہاجرین کی آمد کے سلسلے میں متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ جو مہاجرین بھارت کی سرحد پار کر کے کھوکھراپار کے راستے بلا پاسپورٹ پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد روزانہ اوسطاً ...

کشمیر کے سوال پر پاکستان اور بھارت کی بات چیت نازک دور میں داخل ہو گئی!

وزیر اعظم محمد علی کو آج نہرو کی طرف سے اپنے اہم مکتوب کا جواب مل جائیگا

کراچی ۱۴ ستمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کو آج پنڈت نہرو نے ایک مراسلہ روانہ کیا ہے جس میں مسٹر محمد علی کی طرف سے بھیجی گئی یادداشت کا جواب دیا گیا ہے۔ یادداشت میں کشمیر میں استصواب رائے کے ابتدائی مراحل سے متعلق چند باتوں کی وضاحت طلب کی گئی تھی۔ وزیر اعظم محمد علی نے اس یادداشت میں پنڈت نہرو سے ایک اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی۔ بتایا گیا ہے۔ یہ مراسلہ کراچی روانہ ہو چکا ہے اور کل یہاں پہنچے گا۔ جب کہ مرکزی کابینہ اس پر غور کرے گی۔ رات گئے تک مراسلہ کراچی نہیں پہنچا تھا۔

ایجنسی فرانس پریس نے دہلی سے خبر دی ہے۔ کہ اگرچہ سرکاری حلقوں نے پنڈت نہرو کے جواب کی تفصیلات بتانے سے انکار کیا ہے۔ تاہم معتبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ پاکستانی اخبارات میں کشمیر کے معاملہ پر بھارت کے خلاف جو تبصرے ہوئے ہیں۔ پنڈت نہرو نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ کہ اس طرح نئی مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور وہ اچھی فضا جو مسٹر محمد علی کی دہلی آمد پر پیدا ہوئی تھی خراب ہو جائے گی۔ جہاں تک مسٹر علی نہرو ملاقات کا تعلق ہے معتبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ مسٹر محمد علی کے دہلی میں قیام کے دوران یہ اصول طے پایا تھا کہ اگر نئے واقعات اور حالات پیدا ہوں تو دونوں وزراء اعظم پھر ملاقات کریں گے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ چونکہ کوئی نئے واقعات رونما نہیں ہوئے اس لئے فی الحال فوری طور پر دونوں وزراء اعظم کی ملاقات کا امکان نہیں ہے۔ اور دہلی کے اخبارات برابر یہ شائع کر رہے ہیں۔ کہ مسٹر محمد علی نے جو وضاحتیں طلب کی تھیں۔ نہرو نے ان سب پر پاکستانی نظریہ مسترد کر دیا ہے۔

ایک اخبار کا بیان ہے۔ کہ امریکی سفیر متعینہ کراچی نے کل جو بیان دیا تھا۔ اس پر حکومت ہند امریکہ سے احتجاج کرے گی۔

استقلال پارٹی کے ناظم اعلیٰ کا بیان

نیویارک ۱۴ ستمبر۔ مراکش کی حریت پسند جماعت "استقلال" کے جنرل سیکرٹری نے حفاظتی کونسل میں مسئلہ مراکش کے استرداد کے سلسلہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اس واقعہ سے اقوام متحدہ کا وقار خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں چند بڑی طاقتوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے طرز عمل نے فرانس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ چنانچہ اب وہ اپنی مستعمراتی پالیسی پر قائم رہتے ہوئے مراکش میں من مانی کارروائی کرنے میں خود مختار ہو گا۔ جس کے نتیجہ میں مراکش کے لوگ مایوس ہو کر علم بغاوت بلند کر دیں گے۔

پاکستان ایران کو قوی اور مستحکم دیکھنا چاہتا ہے

مراکش کے متعلق تشویش

بغداد ۱۴ ستمبر۔ بغداد میں پاکستان کے سفیر آغا محمد مصطفیٰ نے روزنامہ "الاخبار" میں شائع شدہ ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ان کی حکومت ایران اور مراکش کے واقعات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ پاکستان ایران کے استحکام، خوشحالی اور ترقی سے دلچسپی رکھتا ہے۔ تا کہ وہ ایک طاقتور ملک بن جائے۔ اور مشرق وسطیٰ کی ترقی میں اہم حصہ لے سکے۔ مراکش کے متعلق پاکستانی سفیر نے کہا کہ اس ملک کے حالات نہ صرف مسلم ممالک کیلئے بلکہ سب امن پسند قوموں کے لئے باعث تشویش ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسی وجہ سے حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ میں اپنے مستقل نمائندہ کو مجلس تحفظ میں مراکش کا سوال اٹھانے کی ہدایت کی تھی۔ شروع سے پاکستان کی پالیسی مشرق وسطیٰ اور مسلم ممالک کے قومی احساسات کی حمایت کرنے کی رہی ہے۔

عالمی سائنسدانوں کی کانفرنس

بمبئی ۱۴ ستمبر۔ ۱۸ ستمبر سے ۲۴ تک ٹوکیو میں نظریاتی طبیعات کے متعلق ایک عالمی کانفرنس منعقد ہو گی۔ اس کا انتظام جاپان کی سائنس کونسل نے کیوٹو یونیورسٹی اور جاپان کی انجمن طبیعات کے اشتراک عمل سے کیا ہے۔ اور یہ کانفرنس طبیعات کی بین الاقوامی یونین کے زیر اہتمام ہو گی یونیسکو اور ادارہ راک فیلر نے اس کی حمایت کی ہے۔ کانفرنس میں ۴۰ آزاد ماہرین طبیعات کی شرکت متوقع ہے۔

کراچی میں صنعتی نمائش آئندہ ہفتے ہو گی

سندھ کی ۲۵ فرمیں حصہ لیں گی

سکھر ۱۴ ستمبر۔ کراچی میں آئندہ ہفتے سندھ کی صنعتی نمائش ہونے والی ہے۔ اس میں سکھر کی تقریباً ۲۵ فرمیں اپنے اسٹال لگائیں گی۔ سکلب دیورنہ ایسوسی ایشن لادرزی اور لیس کے کارخانے الگ اسٹال قائم کریں گے تھا دیو کے مراد آباد برتن کے کارخانے والا اور علی گڑھ قفل ساز بھی حصہ لیں گے سکھر کو تھا دیو کے ایک نمائندہ نے جو سندھ کے محکمہ صنعت کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ اس ہفتہ دورہ کر کے اس سلسلے میں مشورے دیئے ہیں۔

"سفینہ عرب" کل کراچی پہنچ رہا ہے

کراچی ۱۴ ستمبر۔ حاجیوں کو واپس لے کر پہلا جہاز سفینۂ عرب جمعہ ۱۷ ستمبر کو سہ پہر ڈیڑھ بجے کراچی آ رہا ہے اس میں ۷۰۰ حاجی آ رہے ہیں۔

بقیہ از صفحہ ۸

وہ سیالکوٹ میں تحریک کے پہلے ڈکٹیٹر تھے۔ وہ مسجد میں تھے۔ جہاں وہ سلام خالد محمود کے اور دو دوسرے علماء کے ساتھ بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں میں نے ان سے اپیل کی۔ کہ آپ ہجوم سے پُر امن رہنے کی اپیل کیجئے۔ انہوں نے اس کا وعدہ کیا۔ ۲ مارچ کی شام کو ایک جلسے میں ان مولویوں نے مجھ سے کئے ہوئے وعدے کے بالکل اُلٹ تقریریں کیں اور کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہجوم کے جذبات اسی طرح بھڑکتے رہیں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ان دو مولویوں نے عوام کو میرے خلاف بھڑکایا مسٹر اے خان کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا کہ ۱۶ فروری کو وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ سیالکوٹ گئے۔ ہم نے ان سے ہدایات مانگیں انہوں نے کہا کہ ہمیں غیر جانبدار رہنا چاہیئے۔ سوال۔ آپ کہتے ہیں کہ یکم مارچ کو لاہور آئے کیا آپ اس دن وزیر اعلیٰ سے ملے۔ حکومت پنجاب کے وکیل چوہدری فضل الٰہی کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا کہ ۱۶ فروری کو سیالکوٹ میں وزیر اعلیٰ نے ڈسٹرکٹ اور سٹی مسلم لیگ کے کونسلروں کے سامنے تقریر کی تھی۔ اور تحریک ختم نبوت کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔ اسی دن وزیر اعظم پاکستان اور مرکزی مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین

مظفر آباد ۱۴ ستمبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی آج آزاد کشمیر کے پہلے دورہ کے سلسلہ میں مظفر آباد پہنچ گئے۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر کرنل شیر احمد خان نے ان کا استقبال کیا۔ اور آزاد کشمیر حکومت کے افسران سے ان کا تعارف کرایا۔

برما کے وفد نے باوانی ٹیکسٹائل ملز کا معائنہ کیا

کراچی ۱۴ ستمبر۔ برما کی ٹریڈ یونین کے وفد کے ارکان نے کل سندھ انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹس کے علاقہ میں باوانی ٹیکسٹائل ملز کا معائنہ کیا۔ وفد کے ارکان

کو لاہور پہنچے تھے۔ اور سب کو معلوم تھا کہ ان کے خلاف سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ ہوگا۔ عام ہڑتال کی جائے گی۔ میں نے مسٹر دولتانہ کو کہا کہ آپ کو اس کا علم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اور مجلس عمل سے میرے تعلقات ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ چند دن ہوئے ان دونوں جماعتوں کے نمائندے میرے پاس پروگرام لے کر آئے تھے جو انہوں نے خواجہ ناظم الدین کے استقبال کے لئے بنایا تھا۔ میں نے انہیں پُر امن رہنے کا مشورہ دیا۔ اور کہا کہ صوبائی حکومت سے ٹکر نہ لو۔ اور اس کے سوا جو چاہو کرو۔

سوال کیا انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ مرکز کے خلاف جو چاہیں کارروائی کر سکتے ہیں جواب انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل چوہدری اسد اللہ خان کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا کہ میں صوفی محمد شریف کے متعلق کچھ جانتا ہوں۔ جو اس وقت مرے کالج سیالکوٹ میں پروفیسر تھے۔ سوال۔ کیا وہ ایجی ٹیشن میں عملی حصہ لے رہے تھے جواب جی ہاں۔ سوال۔ کیا بعد میں ... اسی سلسلے میں گرفتار کیا گیا۔ جواب جی ہاں۔ سوال صوفی صاحب کا کس جماعت سے تعلق تھا۔ جواب اسمبلی کے انتخابات کے دوران ان کا تعلق جناح عوامی لیگ سے تھا۔

برمی اخبار نویس کا وفد پاکستان آئیگا

کراچی ۱۴ ستمبر۔ تین برمی اخبار نویسوں پر مشتمل ایک وفد حکومت پاکستان کی دعوت پر چھ روزہ قیام کے لئے پاکستان آ رہا ہے اتوار کو یہ وفد کراچی پہنچے گا۔ وفد میں روزنامہ "اوسے" کے ایڈیٹر اور "نیو میا مستر نگ" کے ایڈیٹر اور "ملا ... اور "تیلا ننگ گیا" کے ایڈیٹر ... شامل ہیں۔

برما کی یونین کے سفارتخانے کی جانب سے شام کو ایک استقبالیہ ...

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

پنجاب اسمبلی کے ممبر اور سٹی مسلم لیگ کے صدر خواجہ محمد صفدر کا بیان!

لاہور ۱۶ ستمبر۔ پنجاب کے حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کرنے والی عدالت نے آج مزید تین گواہوں کے بیانات قلمبند کئے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کے علاوہ جن کو بیان قلمبند کرنے کے لئے جیل سے بلایا گیا تھا۔ سیالکوٹ شہری مسلم لیگ کے صدر خواجہ محمد صفدر اور حافظ کفایت حسین بھی آج گواہوں کے کٹہرے میں موجود تھے۔ عدالت کا اجلاس کل پھر ہوگا۔ جسمیں عبدالحامد بدایونی اور داؤد غزنوی کے بیانات قلمبند کئے جائیں گے۔

خواجہ محمد صفدر کا بیان

خواجہ محمد صفدر نے جو ان ہنگاموں کے دوران سٹی مسلم لیگ سیالکوٹ کے صدر تھے عدالت کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ۴ مارچ کو ۱۰ اور ۱۱ بجے کے درمیان میں سٹی مسلم لیگ کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے اطلاع ملی کہ رنگپورہ روڈ پر گولی چلا دی گئی ہے۔

یہ اطلاع پاتے ہی میں دفتر سے باہر آگیا۔ اور جائے وقوعہ کی طرف جانا چاہتا تھا۔ کہ پولیس نے مجھے روک دیا۔ اس کے بعد میں نے پھر سٹی مسلم لیگ کے دفتر میں آکر ٹیلی فون کے ذریعہ پولیس سے گولی چلنے کے متعلق دریافت کیا۔ اور پھر یہ بھی پوچھا کہ کس قدر جانی نقصان ہوا ہے جواب ملا۔ کہ پولیس نے گولی تو چلائی ہے لیکن صحیح جانی نقصان کا اندازہ ہنوز نہیں لگ سکا تھوڑی دیر کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایک ہجوم ایک شخص کی لاش اٹھا کر میرے گھر کی طرف جا رہا ہے۔ میں نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ اور صرف یہ سمجھا۔ کہ عوام پولیس کے نامناسب طرز عمل کی شکایت کرنے کیلئے میرے گھر کی طرف آرہے ہیں۔ اس کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ہجوم بے حد مشتعل ہے۔ جو میرے گھر سے ہو کر دفتر کی طرف آرہا ہے۔ اور میرے خلاف نعرے لگا رہا ہے۔ میں نے چونکہ کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا تھا۔ اس لئے یہ سمجھا کہ میں اس ہجوم کے بھڑکے ہوئے جذبات پر صحیح صورت حال واضح کرکے قابو پالوں گا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے کچھ اور لوگ بھی آئے جنہوں نے مجھے وہاں سے چلے جانے اور کسی جگہ چھپ جانے کا مشورہ دیا اور بتایا کہ ہجوم مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ میں ایک قومی کارکن ہوں اگر ایسے موقع پر روپوش ہو جاؤں تو پھر عوام کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے گواہ نے کہا۔ کہ ہجوم قریب آگیا۔ اس وقت آغا ذوالفقار علی خان اور سٹی مسلم لیگ سیالکوٹ کے جنرل سیکرٹری محمد شفیع میرے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے دفتر کا بیرونی دروازہ بند کر دیا تھا ہجوم دروازے پر پہنچ گیا۔ اور اُسے توڑنا شروع کر دیا۔ اس وقت دونوں دوستوں نے جو میرے پاس بیٹھے تھے مشورہ دیا۔ کہ پیچھے کو نکل جاؤ۔ میں نے کہا۔ کہ میں نہیں جاؤں گا۔ اور دروازہ کھول کر ہجوم کا سامنا کروں گا۔ چنانچہ میں دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ دروازہ کے باہر ایک لاش پڑی ہے۔ وہاں ایک بڑا ہجوم جمع تھا۔ اس کے پاس لاٹھیاں اور مختلف قسم کے دوسرے ہتھیار تھے۔ اور وہ بہت مشتعل ہو رہا تھا۔ دروازہ کے باہر میں نے ایک رشتہ کے بھائی کو کھڑا دیکھا۔ اس کا نام چوہدری قدرت اللہ ہے اس نے مجھے دفتر میں واپس جانے کے لئے کہا۔ میں نے اُسے دھکیل کر ایک طرف کر دیا۔ اور تقریباً دو ہزار افراد کے ہجوم کے سامنے پہنچ گیا اس کے بعد جو واقعات پیش آئے ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے گواہ نے کہا۔ کہ اس ہجوم میں سے کچھ لوگوں نے مجھ پر حملہ کیا۔ کچھ نے میرے طمانچے مارے۔ کچھ نے کلائی مروڑی اور کچھ نے میرے لاٹھیاں ماریں۔ قدرت اللہ نے مجھے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن اسے بھی بری طرح زدوکوب کیا گیا۔ دفتر کے باہر ایک چبوترہ ہے۔ میں نے اس پر چڑھ کر ہجوم سے خطاب کرنے کی کوشش کی لیکن کسی نے میری بات نہ سنی۔ کچھ لوگ الزام لگا رہے تھے۔ کہ میں نے ان پر گولی چلوائی ہے۔ کچھ لوگ نعرے لگا رہے تھے۔ کہ میں نے ان پر گولی چلوائی۔ کچھ لوگ نعرے لگا رہے تھے کہ ہسپتال چلو جہاں زخمی پڑے ہیں۔ ہجوم مجھے کھینچتا ہوا لے گیا۔ ان میں چار یا پانچ آدمی ایسے تھے جنہیں میں پہلے سے جانتا تھا۔ ان میں سے ایک اشرف دوسرا رکھا تھا اور تین آدمی دوسرے تھے جن کا نام میں نہیں جانتا تھا۔ لیکن صورت سے پہچانتا ہوں گواہ نے کہا کہ ان آدمیوں نے مجھے گھیرے میں لے لیا۔ اور مجھ پر حملہ کو روکنے کی کوشش کی۔ ہجوم نے مجھے چوک علامہ اقبال کی طرف دھکیلا۔ جہاں دو ٹریفک کانسٹیبل کھڑے تھے ہجوم کا ایک حصہ اُن کانسٹیبلوں کی طرف جھپٹا۔ اس مرحلے پر میرے دوستوں نے مجھے مشورہ دیا۔ کہ دوسرے بازار سے نکل جاؤ۔ انہوں نے مجھے تانگہ دیا۔ لیکن بھاگ نہیں سکا۔ اور چلنا شروع کیا۔ میں مشکل سے پچاس قدم بڑھا تھا۔ کہ ہجوم پھر پلٹا۔ اور مجھے پھر گھیر لیا۔ ہجوم نے مجھے ریلوے اسٹیشن کے سامنے پلیٹ فارم پر چڑھنے اور ہجوم سے خطاب کرنے کی پھر کوشش کی۔ لیکن ایک شخص نے میرا کالر پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔ اس کے بعد کسی شخص نے میرے تین چار ضربات لگائیں۔ ایک لکڑی میرے ناک کے نیچے پڑی۔ اور اس سے خون جاری ہو گیا۔ میں خون صاف کر رہا تھا کہ پیچھے سے کسی شخص نے میرا منہ کالا کر دیا۔ اس سے پہلے میں نے اس شخص کو اسکے کالے ہاتھوں کے ساتھ دیکھا تھا۔ ہجوم مجھے چوک کی طرف لے گیا۔ میں پٹرول پمپ کے قریب ایک پلیٹ فارم پر چڑھ کر ہجوم سے پھر خطاب کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس بار بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ وہاں ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ کہ تحریری وعدہ کر دو کہ زخمیوں کی امداد کرو گے میں اس پر فوراً آمادہ ہو گیا۔ اس پر ایک شخص نے ایک پاکٹ بک میری طرف بڑھائی اور میں نے اس پر وعدہ تحریر کر دیا۔ اس کے بعد کوئی پندرہ بیس ہمدرد جو تشدد کو ناپسند کرتے تھے میرے گرد جمع ہو گئے۔ ہم پندرہ بیس منٹ وہاں کھڑے رہے۔ ہجوم نعرے لگا رہا تھا کہ میں فائرنگ کا ذمہ دار ہوں۔ اسی اثناء میں بکتر بند گاڑیاں آنے کی آواز سنائی دی۔ ہجوم یہ دیکھ کر غائب ہو گیا۔ اور میں تنہا رہ گیا۔ اس کے بعد چار بکتر بند گاڑیاں پہنچیں۔ میں نے فوجی افسروں کو بتایا۔ کہ مجھ پر کیا بیتی۔ میں نے اُن سے کہا کہ مجھے یہاں سے لے چلو۔ افسروں میں لفٹیننٹ کرنل حمید بھی تھے انہوں نے مجھے اپنی بکتر بند گاڑی میں اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور گشت میں مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے پولیس اسٹیشن پہنچا دیا۔

عدالت نے دریافت کیا کہ کیا قصہ غلط ہے کہ آپ کو گدھے پر بٹھایا گیا۔ سیالکوٹ کے لیگ کے صدر نے کہا۔ کہ بالکل غلط ہے۔ ایک دوسرے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ میں نے مسلم لیگ کے کسی عہدیدار یا رکن کو ہجوم میں نہیں دیکھا۔ لیکن سیالکوٹ میں فسادات کے دوران مسلم لیگ کے کچھ عہدیدار اور بااثر رکنوں کو گرفتار کیا گیا۔ اس سلسلے میں جو لوگ گرفتار ہوئے ان میں سٹی مسلم لیگ کے کونسلر غلام محمد۔ یعقوب بخش الیاس ابو یوسف اور بشیر احمد یہ دونوں بھی سیالکوٹ سٹی مسلم لیگ کے کونسلر ہیں۔ سوال کہا جاتا ہے کہ سیالکوٹ کے دو پروفیسروں نے فسادات میں حصہ لیا تھا۔ کیا آپ اس بارے میں کچھ جانتے ہیں جواب جی ہاں ان میں سے ایک خالد محمود ہیں جو مری کالج میں پروفیسر ہیں۔ اور غالباً مقامی مجلس عمل کے صدر بھی ہیں وہ بڑے اچھے مقرر ہیں اور تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں جو بھی جلسہ ہوتا تھا اس میں تقریر کیا کرتے تھے۔ دوسرے پروفیسر جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے فسادات میں حصہ لیا تھا عبداللطیف ہیں۔ یہ بھی مرے کالج میں پروفیسر ہیں۔ لیکن میں نے انہیں تحریک میں بظاہر حصہ لیتے نہیں دیکھا۔ سوال کیا ان حالات میں ہجوم کا رد عمل غیر معقول تھا۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ جواب نہایت غیر معقول۔ سوال کیا آپ کی جماعت میں آپ کا کوئی حریف تھا۔ جواب میں نہیں جانتا۔ سوال کیا آپ کا کوئی سیاسی حریف ہے۔ جواب جناح لیگ۔ عوامی لیگ اور جماعت اسلامی مسلم لیگ کی حریف ہیں۔ جس کا میں صدر ہوں۔ یہ عین ممکن ہے کہ جو افواہ فائرنگ کا سبب بنی۔ وہ میرے حریفوں نے اڑائی ہو۔ میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل کی جرح کے جواب میں وکیل نے کہا کہ میں عرصہ سے مسلم لیگ کا رکن ہوں۔ سیالکوٹ میں مضبوط ترین سیاسی جماعت مسلم لیگ ہے۔ اب بھی میں سیالکوٹ میں مسلم لیگ کا متفقہ لیڈر ہوں یکم مارچ میں میں لاہور سے سیالکوٹ واپس پہنچا۔ اسی وقت ایک بڑا ہجوم ناروال کے راستے بذریعہ ٹرین لاہور روانہ ہو چکا تھا مجھے یہ معلوم کرکے دکھ ہوا تھا۔ کہ ہجوم نے دکانوں پر حملہ کیا۔ کچھ لوگوں پر تشدد کیا۔ اور ریلوے سٹیشن کی عمارت کو نقصان پہنچایا۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا۔ کہ ٹرین کو راستے میں بار بار روکا جا رہا ہے۔ اور ٹرین میں جو ہجوم سوار ہے۔ وہ ریلوے اسٹیشنوں پر اتر کر خوانچہ والوں کا سامان لوٹ لیتا ہے۔ میں نے اسی روز شام کو پانچ بجے آغا ذوالفقار علی خان سے اس خیال سے مشورہ کیا۔ کہ تحریک کے ذمہ دار لیڈروں سے درخواست کی جائے۔ کہ آپ عوام سے پرامن رہنے کی اپیل کریں۔ ہم پہلے علامہ محمد یعقوب ام الیعقوب سے ملے۔ جو مسلم لیگ کے کونسلر ہیں۔ اور جنہیں بعد میں فسادات کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ میں نے ان سے اس معاملے پر بات چیت کی اور دریافت کیا۔ کہ جو کچھ ہوا ہے۔ کیا وہ ٹھیک ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ جلوس میں تھے۔ اور آپ کو حالات کا بہتر علم ہوگا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ آپ نے جو کچھ سنا ہے۔ وہ واقعی ہوا ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ عالم دین ہیں۔ اور تحریک کے منتظم ہیں۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ کیا آپ کی رائے میں یہ صحیح ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجھے خود ہجوم کے طرز عمل سے دکھ ہوا۔ میں نے ہجوم کو ٹھنڈا کرنے اور تشدد سے باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ پلیٹ فارم پر سے ہجوم سے پر امن رہنے کی اپیل کیجئے جس کا انہوں نے وعدہ کیا۔ اس کے بعد میں مولانا محمد علی کنڈلائی کے پاس گیا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)